اسلام اور غیر مسلموں سے میل ملاپ

گاندھی جی نے اس سکیم کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو ہندوستان کی تقسیم کے متعلق مسلم لیگ نے اپنی ایک قرارداد میں تجویز کی ہے۔ جہاں ہندو دھرم کی تعریف کرتے ہوئے یہ لکھا ہے۔ کہ:- "ایک وقت تھا۔ جب ہندو یہ سمجھتے تھے۔ کہ مسلمان ہندوؤں کے قدرتی دشمن ہیں۔ لیکن ہندو دھرم کا یہ خاصہ ہے۔ کہ وُہ دشمن سے سمجھوتہ کرکے اسے اپنا دوست بنا لیتا ہے۔" وہاں اسلام کے متعلق یہ سوال اٹھایا ہے کہ:- "مذہب ایشور کا انسان سے اور انسان کا انسان سے تعلق قائم کرتا ہے۔ کیا اسلام ایک مسلمان کا صرف مسلمان سے ہی ملاپ قائم کرتا ہے۔ اور ہندوؤں سے علیحدگی۔ کیا پیغمبر اسلام کا یہی پیغام تھا۔ کہ مسلمان آپس میں امن سے رہیں اور ہندوؤں یا غیر مسلمانوں سے جنگ کریں۔ کیا مسلمانوں کو یہی سکھایا جائیگا۔ جو میرے خیال میں تو اندھیر ہے۔"

(ہریجن ۴ مئی)

قطع نظر اس سے کہ ہندو دھرم کا یہ خاصہ ہے یا نہیں۔ کہ وُہ دشمن کو بھی دوست بنا لیتا ہے۔ اور ہندوؤں کا اچھوتوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں سے متعلق سلوک کہاں تک اس دعویٰ کی تائید کرتا ہے۔ قابلِ تعجب بات یہ ہے کہ اسلام کے متعلق اس قسم کے استفسار کی ضرورت گاندھی جی کو کیوں پیش آئی۔ اسلام کوئی ایسا مذہب نہیں۔ جو ہندو دھرم کی طرح ہزارہا سال گزرنے کے باوجود ایک ملک کی چار دیواری میں بند۔ اور ایک قوم و نسل میں محدود ہو بلکہ وُہ ایک قلیل عرصہ میں دُور دراز ملکوں میں پھیل گیا۔ اور ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے اسے قبول کیا۔ کیا یہ اس بات کا کوئی معمولی ثبوت ہے۔ کہ اسلام ایک مسلمان کا صرف مسلمان سے ہی ملاپ قائم نہیں کرتا۔ بلکہ ہر قوم۔ اور ہر ملت کے لوگوں سے تعلقات قائم کرنے اور ان سے رواداری برتنے کی تلقین کرتا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو۔ اور مسلمان ہر انسان کو خدا تعالےٰ کی پیاری مخلوق سمجھ کر اس سے ملاپ نہ رکھیں تو ہر قوم کو اسلام ایسی نعمت کا پتہ کیونکر بتا سکتے ہیں؟

پھر صرف اسلام ہی وُہ مذہب ہے۔ جس نے اپنے پیروؤں کو یہ تعلیم دی ہے کہ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔ یعنی تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ ربّ العالمین کہکر یہ بتا دیا۔ کہ اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے۔ وُہ نہ صرف مسلمانوں کا بلکہ تمام انسانوں کا۔ اور ہر نوع کی مخلوق کا رب ہے۔ جس رب کی یہ شان ہے اس کے ماننے والے نہ صرف بنی نوع انسان کے لئے۔ بلکہ تمام مخلوق کے لئے امن قائم کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

اسلام میں خدا تعالےٰ کے بعد سب سے بڑا درجہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے۔ اور آپ کے متعلق خدا تعالےٰ کا یہ ارشاد ہے۔ وَمَآ اَرسَلنٰکَ اِلَّا رَحمَۃً لِّلعٰلَمِینَ۔ کہ ہم نے تمہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پس جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔ تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ آپ مسلمانوں کو یہ سکھلائیں۔ کہ "وُہ آپس میں امن سے رہیں اور ہندوؤں یا غیر مسلمانوں سے جنگ کریں"؟ آپ نے مسلمانوں کو جو کچھ سکھایا۔ وُہ یہ ہے۔ کہ وُہ تمام دُنیا کے لئے اور خدا کی ہر مخلوق کے لئے رحمت بنیں۔ اور مسلمانوں نے اپنے عمل سے اس بات کو ثابت کر دیا۔

پھر خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ شان بیان فرمائی ہے۔ وَمَآ اَرسَلنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ۔ کہ ہم نے تجھے تمام لوگوں کے لئے بھیجا ہے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ صرف اہل عرب کے لئے تھے۔ بلکہ اہلِ ہند کے لئے بھی تھے۔ اور تمام دُنیا کے لئے تھے۔ اور جب آپ کا فیض ہر قوم اور ہر ملت کے لوگوں کے لئے ہے۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ مسلمان تمام قوموں سے۔ ملاپ رکھیں۔ ان سے دوستانہ تعلقات قائم کریں۔ ان سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔ اور انہیں ایسا نمونہ بن کر دکھائیں کہ وہ بھی اسلام میں کھنیچے چلے آئیں۔

بے موقع قہقہے

گزشتہ پرچہ میں یہ ذکر آچکا ہے۔ کہ پولیس اور خاکساروں کے تصادم کے متعلق تحقیقات کرنے والی کمیٹی میں جب ایک گواہ پیش ہوا۔ تو کمیٹی کے ممبر چودھری نصرت اللہ صاحب نے اس سے پوچھا:- "آپ کس قسم کے مسلمان ہیں"۔ یعنی آپ مسلمانوں کے کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ گواہ نے اپنا تعلق "حنفی" فرقہ سے بتایا۔ اس پر چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ نے فرمایا "آپ قادیانی تو نہیں۔ آپ نے داڑھی رکھی ہوئی ہے"۔

اخبارات نے لکھا ہے کہ حاضرین نے اس پر قہقہہ لگایا۔ اس

اس موقعہ پر چوہدری نعمت اللہ صاحب نے کہا۔ "داڑھی قادیانیوں کی اجارہ داری نہیں ہے۔"

معاصر شہباز (۱۹ اپریل) نے اس واقعہ پر دلچسپ تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:۔ "تحقیقاتی کمیٹی کی کارروائی میں ہر روز کوئی نہ کوئی دلچسپ بات ہو جاتی ہے کل جب ایک گواہ شہادت دے رہا تھا تو چوہدری نعمت اللہ جج نے دریافت کیا کہ آپ کس قسم کے مسلمان ہیں۔ گواہ نے جواب دیا حنفی۔ اس پر مسٹر ڈگلس ینگ بول اٹھے کہ آپ قادیانی تو نہیں۔ یہ آپ نے داڑھی جو رکھی ہوئی ہے۔ حاضرین نے اس موقعہ پر قہقہے لگائے لیکن یہ قہقہے بے موقعہ تھے۔ قہقہوں کا موقعہ وہ تھا جب کہ مسٹر ڈگلس ینگ کا لطیفہ سن کر چودھری نعمت اللہ نے جو خود داڑھی نہیں رکھتے۔ کہا کہ داڑھی قادیانیوں کی اجارہ داری نہیں۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خیر و عافیت کے متعلق اطلاع

کراچی ۱۱ مئی ۱۹۴۷ء۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کے خاندان کے جملہ افراد بخیریت ہیں۔ گزشتہ چند روز حضور کو وقتاً فوقتاً سر درد کے دورہ کے حملے ہوتے رہے۔ حضور کے خدام بھی بخیریت ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ہجرت۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو درد جگر اور ضعف کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے ہمراہ حصار تشریف لے گئے ہیں۔

جناب میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے سی پنشنر ہجرت کر کے قادیان آگئے ہیں خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

چودھری غلام حسین صاحب پنشنر پی۔ ای۔ ایس۔ درد فم معدہ کے شدید حملے سے بیمار ہیں۔ اور جناب خان بہادر چودھری ابو الہاشم صاحب کی اہلیہ صاحبہ چند روز سے سخت بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کو تبدیل کر دیا گیا

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گورداسپور جن کے خلاف دینجواں کے بعض احمدیوں کو شکایات تھیں۔ کہ انہوں نے بری طرح پٹوایا ہے۔ اور سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس نے ان شکایات کے متعلق تحقیقات بھی کی تھی۔ ان کو ضلع گورداسپور سے جالندھر تبدیل کیا گیا ہے۔ اور یہ ضلع سنٹرل رینج سے باہر ہے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی علالت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۰ ہجرت (بذریعہ ڈاک) رات کو نیند اچھی طرح آئی۔ دمہ کا دورہ سر درد اور آنکھوں میں ٹیس پڑنے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محفوظ رکھا۔ حضرت میر صاحب کا خیال ہے۔ کہ رات بھر ناک سے پانی نہیں بہا۔ صبح قضائے حاجت کے وقت کم مقدار میں پانی نکلا۔ آج صبح سو کر اٹھنے پر طبیعت بڑی پر سکون تھی۔ آنکھوں یا سر میں درد نہیں۔ میر صاحب نے فرمایا۔ طبیعت ایسی پر سکون ہے کہ ساری بیماری میں ایسی نہیں ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک

۹ بجے ڈاکٹر صاحب نے معائنہ کیا۔ اور کوکین ڈالکر کا سٹک ٹچ کیا۔ اور فرمایا کہ اب ایک دن ناغہ کر کے کاسٹک لگایا جائے گا۔ کاسٹک کی وجہ سے ایک دو گھنٹہ جلن اور بے چینی رہی۔ آنکھوں سے پانی بہتا رہا چھینکیں آنا چاہتی تھیں جنہیں ڈاکٹر صاحب کی ہدائت کے مطابق روکتے رہے۔ حضرت میر صاحب پلنگ پر لیٹے رہتے ہیں۔ صرف قضائے حاجت وغیرہ کے لئے اٹھنے کی اجازت ہے۔ اخی فیملی بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی اور مولوی عبد الحئی صاحب مولوی فاضل اخلاص اور صدق و محبت سے دن رات خدمت کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ خود ان کی جزا ہو۔

یہ خدا کے فضل اور احباب کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ بیگم صاحبہ حضرت میر صاحب درخواست کرتی ہیں۔ کہ وہ اصحاب جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہمراہ کراچی گئے ہوئے ہیں۔ وہ حضور کو دعا کے لئے یاد دہانی کراتے رہیں تو بہت احسان ہو۔ نیز عزیز داؤد احمد کا ماہ جون میں امتحان ہونے والا ہے۔ مگر وہ بیماری کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا ہے۔ اس کی امتحان میں کامیابی کے لئے اور مسعود احمد جسے ابھی خسرہ سے آرام ہوا تھا۔ اسے پھر بخار ہو گیا ہے۔ اور اس سے چھوٹے محمود احمد کو بھی کل سے بخار ہے۔ ان تینوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

آج (۱۲ ہجرت) حضرت میر صاحب کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

خدام الاحمدیہ قادیان کے ورزشی مقابلے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سال ماسبق کی طرح اس دفعہ بھی ممبران مجلس کی کھیلوں میں حوصلہ افزائی کے لئے ورزشی مقابلوں کا انتظام کیا۔ جو کہ ۲۳ ماہ شہادت سے شروع ہو کر ۱۰ ماہ ہجرت کو ختم ہوا۔ آخری روز خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوا جس میں ٹورنامنٹ کی مختلف کھیلوں میں اول و دوم رہنے والوں کو جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ نے انعامات تقسیم کئے۔ جناب ناظر صاحب نے تقریر فرماتے ہوئے ورزش جسمانی کی اہمیت واضح کی۔ آخر میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے بتایا۔ کہ کونسی کھیلیں احمدی نوجوانوں کے لئے مفید ہو سکتی ہیں۔

اس ٹورنامنٹ میں حسب ذیل کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔

(۱) ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ (۲) ایک میل کی دوڑ (۳) سو گز کی دوڑ (۴) مخلوط دوڑیں (۵) بلند آواز (۶) گولہ پھینکنا (۷) آہستہ سائیکل چلانا (۸) تیز سائیکل چلانا (دو میل کی دوڑ) (۹) سو گز تیز تیرنا (۱۰) غوطہ لگانا (۱۱) الٹا تیرنا (۱۲) تیز تیرنا (بچگان) (۱۳) غوطہ لگانا (بچگان) (۱۴) سو گز کی دوڑ (بچگان) (۱۵) ۲۲۰ گز ریلے (۱۶) ۸۸۰ گز کی دوڑ (۱۷) لمبی چھلانگ (۱۸) نشانہ غلیل (۱۹) اونچی چھلانگ (۲۰) سو گز ریلے (۲۱) [illegible]

خلفائے راشدین کی بیعت اور مولوی محمد علی صاحب

مولوی محمد علی صاحب نے خلفائے راشدین کی بیعت نہ کرنے کے متعلق حضرت فاطمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کی دو مثالیں بیان کی ہیں۔ ان کا جواب اشاعت گذشتہ میں عرض کیا جا چکا ہے اب اُن کی بقیہ مثالوں پر سرسری نظر ڈالی جاتی ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:-

"حضرت زبیر رضؓ اور دیگر صحابہ کے متعلق کیا فتوےٰ ہے۔ جنہوں نے خلیفۂ وقت حضرت علی رضؓ کے ساتھ جنگ کی"۔

جواباً التماس ہے۔ کہ اس بارہ میں ہمیں کوئی الگ فتوےٰ دینے کی ضرورت نہیں۔ جبکہ خدا تعالےٰ کا وہ مسیح جسے خدا نے حکم و عدل بنا کر بھیجا ایسے تمام لوگوں کے متعلق ایک فتوےٰ شائع فرما چکا ہے۔ مولوی صاحب کو اگر یاد نہ ہو تو ہم انہیں بتائے دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سر الخلافہ میں تحریر فرمایا ہے۔

والحق ان الحق کان مع المرتضیٰ ومن قاتلہ فی وقتہ فقد بغیٰ وطغیٰ۔ یعنی سچی بات یہ ہے۔ کہ حق حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے آپ کی خلافت کے عہد میں آپ کا مقابلہ کیا۔ وہ باغی اور سرکش تھے۔ اب مقابلہ کرنے والا خواہ کوئی ہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیصلہ یہی ہے۔ کہ جب تک وہ حضرت علی رضؓ کے مقابلہ میں کھڑا رہا۔ باغی اور طاغی تھا۔

یہ تو اصولی رنگ میں وہ فتوےٰ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام لوگوں کے متعلق دیا۔ جو حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد خلافت میں آپ کا مقابلہ کرتے رہے۔ لیکن باایں ہمہ حضرت زبیر کے متعلق تاریخی طور پر یہ امر ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے فعل پر ندامت کا اظہار کیا۔ اور وفات سے پہلے انہوں نے توبہ کر لی۔ چنانچہ حجج الکرامہ میں لکھا ہے۔

"نیز طلحہ و زبیر در عشرہ مبشرہ بالجنۃ اند۔ و بشارات آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم حق است۔ بآنکہ ایشاں رجوع کردند از خروج و توبہ نمودند" (صـ ۱۷۱)

یعنی حضرت طلحہ رضؓ اور زبیر عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ جن کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جنت کی بشارت دی تھی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا سچا ہونا یقینی ہے۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ انہوں نے اپنے خروج سے رجوع کیا۔ اور توبہ کی۔

پس حضرت زبیر رضؓ کے متعلق یہ کہنا صحیح نہیں۔ کہ وہ آخر دم تک حضرت علی رضؓ سے جنگ کرتے رہے۔ بے شک انہوں نے ابتداء میں جنگ میں حصہ لیا۔ مگر بعد میں توبہ کر لی۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسا کہ بعض غیر مبایعین پہلے تو ہماری جماعت کا مقابلہ کرتے رہتے ہیں۔ مگر بعد میں اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے دیتا ہے۔

مولوی صاحب نے اس ضمن میں یہ سوال بھی کیا ہے:-

"حضرت امام حسین کے متعلق کیا فتوےٰ ہے۔ جنہوں نے خلیفۂ وقت یزید کی بیعت نہ کی۔ اور اس سے جنگ کی۔"

"یزید" کو خلفائے راشدین میں سے قرار دینا۔ اور اس کی بیعت نہ کرنے کی وجہ سے حضرت امام حسین کے متعلق ہم سے فتوےٰ دریافت کرنا مولوی صاحب کی جدت ہے۔ ورنہ آج تک تو کسی نے یزید کو خلیفۂ راشد قرار نہیں دیا۔ بلکہ یزید تو کیا۔ معاویہ بھی خلفائے راشدین میں سے نہیں۔ اور ہم انہیں صرف بادشاہ تسلیم کرتے ہیں۔ یزید کی خلافت کی حقیقت تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ اس کے پیہم مظالم کو دیکھ کر اس کا لڑکا جس کا نام بھی معاویہ ہی تھا۔ اندر ہی اندر متاثر ہوتا چلا گیا۔ مگر چونکہ وہ اپنے باپ کے خلاف بول نہیں سکتا تھا۔ اس لئے خاموش رہا۔ جب یزید کی وفات کے بعد اس کی لوگوں نے بیعت کی۔ تو بیعت لینے کے بعد وہ اپنے گھر چلا گیا۔ اور چالیس دن تک وہ باہر نہ نکلا۔ اس کے بعد وہ ایک دن باہر آیا۔ اور لوگوں سے کہنے لگا۔ کہ اے لوگو میں اس منصب کے قابل نہیں ہوں۔ اور میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ میرا باپ اور میرا دادا بھی اس منصب کے قابل نہیں تھے۔ میرا باپ حسین سے درجہ میں بہت کم تھا۔ اور میرا دادا حسین کے باپ سے کم درجہ رکھتا تھا۔ اپنے وقت میں خلافت کے حقدار حضرت علی رضؓ تھے۔ اور ان کے بعد حضرت حسن رضؓ۔ لیکن میں اس منصب کے کسی طرح بھی اہل نہیں ہوں۔ اس لئے آج اس امارت سے سبکدوش ہوتا ہوں اب یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔ کہ جس کی چاہو بیعت کر لو۔ اس کی ماں اس وقت پردہ کے پیچھے بیٹھ کر تقریر سن رہی تھی۔ جب اس نے اپنے بیٹے کے یہ الفاظ سنے۔ تو اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اور وہ کہنے لگی۔ کم بخت تو نے اپنے خاندان کی ناک کاٹ دی۔ اور اس کی تمام عزت خاک میں ملا دی۔ وہ کہنے لگا۔ آپ جو جی چاہیں۔ کہیں۔ مگر جو سچی بات تھی۔ وہ میں نے کہہ دی۔ چنانچہ اس کے بعد وہ اپنے گھر میں بیٹھ گیا۔ اور چند دنوں کے بعد فوت ہو گیا۔

یہ اثر تھا۔ ان مظالم کا جو یزید نے اہل بیت نبویؐ پر کئے۔ اور جن کی وجہ سے یزید کی خلافت کیسی اور نے تو کیا تسلیم کرنی تھی۔ خود اس کے بیٹے نے رد کر دی۔ اور باوجودیکہ لوگوں نے اس کی بیعت کی ہوئی تھی۔ اس نے اپنے آپ کو منصب امارت سے سبکدوش کر لیا۔

پس حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مثال اس ضمن میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ یزید ایک دنیا کا کیڑا تھا جس کا حضرت امام حسین نے مقابلہ کیا۔ مگر ہم تو خلفائے راشدین کا ذکر کر رہے ہیں۔ جن کے انکار کا قرآن کریم نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ کہ من کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون۔

غرض انکار بیعت کے متعلق مولوی محمد علی صاحب نے جو مثالیں پیش کی ہیں۔ وہ کسی صورت میں بھی درست نہیں۔

وی پی ڈاک خانہ میں دے دیئے گئے ہیں

حسب اعلانات سابق ۱۰ مئی ۱۹۴۰ء کو وی۔ پی ڈاک خانہ میں دے دیئے گئے ہیں۔ جو احباب بعد میں وی۔ پی روکنے کی اطلاعات ارسال کر رہے ہیں۔ ان کے خطوط کی تعمیل نہیں کی جا سکتی۔ انہیں چاہیئے۔ کہ براہ مہربانی وی۔ پی وصول فرمالیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ وی۔ پی واپس آ جائے۔ اور دفتر کا خواہ مخواہ نقصان ہو۔ کاغذ کی سخت گرانی کے باعث حالات سخت نازک ہیں۔ اس وقت ذرا سا نقصان بھی بہت خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ پس احباب کو وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وی۔ پی وصول فرمائیں:۔

خاکسار منیجر "روزنامہ الفضل"

بھگوان کرشن کا اوتار آچکا

ایک صاحب پنڈت سیتا پرشاد شاستری جی کی طرف سے ایک اشتہار بعنوان "بھگوان کرشن کا اوتار کب ہوگا" شائع ہوا ہے جس میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ "ابھی بھگوان کرشن کے جنم لینے کا وقت نہیں آیا۔ کیونکہ تمام وہ نشانات جن کو ہماری مذہبی کتابوں نے بیان فرمایا ہے پورے نہیں ہوئے اور جب تک وہ سارے نشانات جن کو مقدس رشیوں نے اپنے پرماتما سے یوگ دوارا گیان گرہن کرکے لکھے ہیں پورے نہ ہوں تب تک ہم کسی انسان کے دعوے پر وچار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ چہ جائیکہ ہم اس کو بھگوان کا اوتار مان لیں"۔

ایک پرارتھنا

پیشتر اس کے کہ میں وہ نشانات عرض کروں۔ جن کو مقدس رشیوں نے اپنی دھرم پستکوں میں لکھ کر فرمایا۔ کہ جب یہ پورے ہو جائیں تو جان لینا کہ بھگوان کا جنم ہو چکا ہے۔ میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اگر پنڈت جی اور دیگر ہندو بھائی نشپکش ہو کر ان نشانات کا مطالعہ فرمائیں گے۔ تو وہ یقیناً اسی نتیجہ پر پہونچیں گے۔ کہ وہ سارے کے سارے پورے ہو چکے اور دنیا کے ایک بڑے حصہ نے ان کا مشاہدہ کیا۔ لیکن افسوس کہ جس طرح پراچین پرتھا چلی آئی ہے۔ کہ جب بھی کوئی پرماتما سے گیان حاصل کرکے دنیا کے سدھار کے لئے آیا۔ لوگوں نے اس کا نرادر کیا۔ اور کوشش کی کہ پرماتما کا گیان دنیا میں پھیلنے نہ پائے۔ اسی طرح جب پرماتما نے کرشن قادیانی کو دنیا کے سدھار کے لئے بھیجا تو وہ لوگ جن کے دل نور ایمان سے خالی تھے۔ انہوں نے آپ کا نرادر کیا۔ اور آپ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں پنڈت جی مذکوران لوگوں کی طرح نہیں کہ بغیر سوچے کسی کا نرادر کریں۔ بلکہ ان کا وشواس ہے کہ وہ نشانات پورے نہیں ہوئے جو بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس لئے وہ حضرت کرشن قادیانی کے دعوے پر پرچار نہیں کر سکتے۔ ہاں اگر ان کو معلوم ہو جائے۔ کہ وہ سارے نشانات پورے ہو چکے ہیں۔ تو وہ ٹھنڈے دل سے اس پر وچار کریں گے۔

سوریہ اور چاند کا گرہن

اب میں وہ نشانات پیش کرتا ہوں جن کو رشیوں نے اپنے پرماتما سے گیان حاصل کرکے لکھا۔

لیکن بہت بڑا نشان جو کہ رشیوں نے بھگوان کرشن اوتار کی آمد کے متعلق بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ بھاگوت پوران مہرشی ویاس فرماتے ہیں:۔

यदा चन्द्रश्च सूर्यश्च
तथा तिष्य बृहस्पती
एक राशौ समेश्यन्ति
तदा भवति तत कृतम॥

یعنی جب سورج اور چاند پوکھیہ نکھشتر میں ایک راشی پر جمع ہو جائیں گے۔ تب بھگوان کرشن جنم لے کر ست یگ کا آرمبھ کریں گے۔

(بھاگوت پوران سکند $\frac{12}{24}$)

اس میں بھگوان ویاس نے یہ فرمایا ہے کہ جب چاند اور سورج ایک راشی پر پوکھ نکھشتر میں جمع ہوں گے۔ یعنی جب ان کو گرہن لگے گا۔ تب بھگوان جنم لے کر پاپوں کو دور کرکے ست یگ کو شروع کریں گے۔

اب ہمیں وچار کرنا چاہیئے۔ کہ یہ نشان پورا ہو چکا ہے یا نہیں۔ اگر تو سورج اور چاند کو ایک دوسرے کے قریب قریب گرہن لگا۔ تو ہم مجبور ہوں گے۔ کہ تسلیم کریں۔ کہ بھگوان کرشن نے جنم لے لیا ہے۔

پہلی شہادت

ہندو کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوؤں کے بڑے بڑے جوتشیوں اور پنڈتوں نے اس بات کا اقرار کیا ہے۔ کہ واقعی یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ چنانچہ گنیش دت جی لکھتے ہیں:۔

"ہندوؤں کی کتابوں میں ہر ایک یگ کی عمر کا ذکر پایا جاتا ہے۔ موجودہ یگ کو کل یگ بتایا جاتا ہے۔ ہر ایک کوم کانڈی ہندو اپنے سنسکار شروع کرنے سے پہلے سنکلپ کرتا ہے۔ کہ کلی یگے کلی پر تھمے چرنے وغیرہ یعنی ابھی کل یگ کا پہلا چرن ہی چل رہا ہے۔ کیونکہ کل یگ کی عمر ۴۳۲۰۰۰ سال کی مانی گئی ہے۔ جس میں سے ابھی تک صرف ۵۰۳۲ گزرے ہیں۔ لیکن بھاگوت پوران میں ایک شلوک آیا ہے۔ کہ یدا چندر بشچ وغیرہ یعنی سورج اور چاند پوکھیہ نکھشتر میں ایک راشی پر جمع ہو جائیں۔ تب ست یگ شروع ہوگا۔ اور یہ یوگ (اجتماع) سادن کرشنا ۱۴ اشنی دار کو پورا ہو چکا ہے۔ اور اس دن سے ست یگ شروع ماننا چاہیئے"۔

(رسالہ گنگا ۱۹۳۱ء)

دوسری شہادت

پنڈت یوگندر ناتھ جیوتش شاستری فرماتے ہیں کہ "جب سورج اور چاند پوکھیہ نکھشتر میں آیا ہوا برہسپتی ایک راشی پر آجائے گا۔ تب ہی ست یگ کا آغاز ہوگا۔ یہ پیشگوئی پہلے شاستر میں لکھی ہے اور ہم نے حساب سے معلوم کر لیا ہے کہ یہ پوری ہو چکی ہے۔ اور ست یگ شروع ہو چکا ہے"۔

(رسالہ برہمن سروسو جنوری ۱۹۳۱ء)

تیسری شہادت

پنڈت ایودھیا پرشاد فرماتے ہیں۔ کہ کل یگ کے شروع سے اب تک ایسا یوگ نہیں پڑا تھا کہ سوریہ اور چاند جب ایک راشی پر آجائیں۔ تو ان کو گرہن لگے۔ لیکن یہ یوگ آج سے پہلے سمت ۱۹۵۱ کے قریب پڑا ہے جبکہ ان دونوں کو اکٹھے گرہن لگا تھا"۔

(برم پرش کا سندیش۔ صفحہ ۱۳)

چوتھی شہادت

رسالہ ست یگ میں ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ہندو آدمیوں کا یہ مذہب ہے۔ کہ بھاگوت کی وہ پیشگوئی جس میں لکھا ہے کہ سورج اور چاند پوکھیہ نکھشتر میں ایک راشی پر جمع ہونگے۔ پوری ہو چکی ہے۔ (ست یگ ۲ پاؤ) میں نے صرف چار ہندو جوتشیوں کی گواہیاں لکھی ہیں۔ جنہوں نے اقرار کیا ہے۔ کہ یہ جو بھاگوت پوران میں کرشن اوتار کی نشانی سورج اور چاند کو گرہن لگنے کی ہے۔ وہ پوری ہو چکی۔ اور کل یگ ختم ہو کر ست یگ شروع ہو چکا ہے۔ اب میں پنڈت جی اور دیگر ہندو بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ کرپا کر کے بتائیں کہ یہ زبردست نشانی جس کو مہرشی ویاس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ پوری ہو چکی۔ اور خود بڑے بڑے جوتشیوں نے اقرار کیا ہے۔ کہ واقعی کل یگ ختم ہو کر ست یگ شروع ہو چکا ہے۔ تو پھر آپ وچار کریں کہ کل یگ کو ست یگ میں تبدیل کرنے والا کرشن کا اوتار کہاں ہے۔

پھر جب ہم عقلی طور پر اس پہ وچار کرتے ہیں۔ تو ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ واقعی اس وقت کسی اوتار کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ جب سورج اور چاند نے تو کرشن اوتار کی آمد کی شہادت دے دی۔ تو ضروری ہے کہ کرشن جی بھی مبعوث ہوں۔

بھگوان کا جنم

میں حق پسند لوگوں کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں۔ کہ جن بھائیوں کو ابھی تک یہ گیان نہیں ہے کہ بھگوان کا جنم ہو چکا ہے۔ انہیں معلوم ہو۔ کہ آپ کا جنم قادیان کی پوتر بھومی میں ہو چکا ہے۔ اور آپ نے اوتار دھارن کر کے دھرم رکھشا کے لئے ایک جماعت قائم کی ہے۔ چاند اور سورج نے آپ ہی کی آمد کے متعلق شہادت دی۔

اوتار کا وقت

دوسری نشانی بھگوان کرشن اوتار کی رشیوں نے یہ بتائی ہے۔ کہ وہ جب پیدا ہوگا۔ تو سمت ۱۹۰۰ ہوگا۔ چنانچہ مشہور بھگت سورداس۔ اور سوامی تلسی داس جی مہاراج نے صاف لفظوں میں بیان فرمایا ہے۔ کہ وہ سمت ۱۹۰۰ میں ظاہر ہوگا۔ جیسا کہ لکھتے ہیں:۔

ارے من دھیرج کیوں نہ دھرے
سنگھ نادرادن کا بیٹا سو بپتی جنم دھرے
پورب پچھم اتر دکھن چھوں دش کال پڑے
اکال مرتیو جگ ماہیں ویاپے پرجا بہت مرے
دشٹ وشٹ کو ایسا کاٹے جیسا کیٹ مرے
ایک سہسر نو سو کے اوپر ایسا یوگ پڑے
سہر بپن تک ست یگ بیتے دھرم کی بیل بڑھے
سوزن پھول پہ کھوی پر پھولے پنی جگ دشا پھرے
سورداس یہ ہر کی لیلا ٹارے نہیں ٹرے

اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اے دل تو گھبرا مت۔ جب دنیا میں لڑائیاں اور جھگڑے ہوں۔ بیماریوں سے لوگ مریں گے۔ پاپی ایک دوسرے کو ویسا ماریں گے جیسے کیڑے پتنگے مرتے ہیں۔ جب یہ حالت زیادہ خراب ہو جائیگی تب کرشن جی بھگوان سمت ۱۹۰۰ میں اوتار دھارن کریں گے۔

اب غور فرمائیے! سمت ۱۹۰۰ قریباً ختم ہو گیا ہے۔ صرف دو تین سال باقی ہیں پھر وہ اوتار کہاں ہے۔ جس کی خبر انہوں نے دی تھی۔ یہ اوتار حضرت کرشن قادیانی ہیں۔ جنہوں نے دعویٰ کیا۔ کہ پرماتما نے مجھے سنسار کے سدھار کے لئے بھیجا ہے۔ جن لوگوں کا مجھ پر وشواس نہیں وہ یاد رکھیں۔ کہ اب میرے بغیر اور کوئی منش انکے ادھار کے لئے نہیں آئے گا۔ میں عین وقت پر آیا ہوں۔ اور وقت تقاضا کر رہا تھا۔ کہ کوئی پرماتما کا بھگت آئے۔ جو کہ بھگتوں کے دکھوں کو دور کر کے ست یگ کا آرمبھ کرے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا۔

ایک شبہ کا ازالہ

ہو سکتا ہے کہ کوئی بھائی یہ اعتراض کریں کہ بھگت سورداس صاحب نے تو سمت ۱۹۰۰ کہا ہے اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ اس سے مراد سمت ۱۹۰۰ ہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اور کوئی سنہ بیان کیا گیا ہو جو ابھی تک نہیں آیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ آؤ ہم سارے سمتوں پہ وچار کریں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جتنے سمت اس وقت تک جاری ہیں ان کی گنتی ۱۹۰۰ ہے۔ ان سب میں حضرت کرشن قادیانی مبعوث ہوئے ہیں۔ ۲

موجودہ جنگ میں تیل کا خرچ

موجودہ جنگ میں تیل کو گذشتہ جنگ کی نسبت بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس وقت ہوائی جہاز لڑائی کا اس قدر نمایاں حربہ نہ تھا جتنا آج ہے۔ اور ہوائی جہاز میں فی میل قریباً ایک گیلن پیٹرول خرچ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ تمام فوجی مشینری اس کی بدولت چلتی ہے۔ ٹینک۔ توپیں لے جانے والی گاڑیاں۔ آب دوزیں۔ ڈریڈ ناٹ۔ کروزر۔ دوسرے بحری جہاز توپ خانے۔ بار برداری کے انجن۔ غرضیکہ کوئی پرزہ جنگی مشینری کا ایسا نہیں۔ جو اس کے بغیر چل سکے۔ ۱۹۱۷ء میں فرانس کے وزیر اعظم موسیو کلیمنشو نے کہا تھا۔ کہ تیل کا ہر قطرہ انسانی خون کے قطرہ سے کم قیمتی نہیں۔ اور آج تو اس کی قیمت بہت ہی بڑھ گئی ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ لڑائی میں کامیابی کا انحصار بہت حد تک کافی مقدار میں تیل مہیا ہونے پر ہے۔ اور کسی ملک کی فوجی طاقت خواہ کتنی مضبوط کیوں نہ ہو۔ اگر اسے تیل مہیا نہ ہو سکے۔ تو اس کی شکست یقینی ہے پولینڈ گو جرمنی کے مقابلہ میں بہت کمزور تھا۔ مگر اتنا بھی نہیں۔ کہ جرمنی دو ہفتہ کے اندر اندر اسے ایسی بری طرح کچل کر رکھ دیتا۔ جو چیز اسکی اسقدر فوری تباہی کا موجب ہوئی۔ وہ بھی تیل کی کمیابی تھی۔ جرمنی نے اس پر حملہ کرتے کے ساتھ ہی اس کے تیل کے تمام ذخائر میں بمباری کر کے آگ لگا دی۔ اور اسطرح انہیں تباہ کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ فوجوں کی نقل و حرکت میں شروع سے ہی دقتیں اور رکاوٹیں پیش آنے لگیں۔ بیرونی ممالک سے تیل پہنچنا یوں مشکل تھا۔ اس لئے اس کی تمام جنگی تیاریاں دھری کی دھری رہ گئیں۔ ہوائی جہاز۔ توپخانے اور بار برداری کے ذرائع معطل ہو کر رہ گئے۔

فوجی ماہرین کا اندازہ ہے کہ جرمنی کو جنگ سے پہلے سال کم سے کم دو کروڑ ٹن تیل درکار ہوگا جنگ سے قبل اسکا سالانہ خرچ ۷۵ لاکھ ٹن تھا۔ ۲۵ لاکھ ٹن کے قریب جرمنی میں ہی پیدا ہوتا ہے اور باقی بیرونی ممالک رومانیہ۔ امریکہ۔ ایران۔ ڈچ انڈیز اور روس وغیرہ سے آتا تھا۔ اب جنگ کی وجہ سے ایران اور امریکہ وغیرہ سے تیل کی برآمد اس کے لئے بہت مشکل ہے۔ باقی رومانیہ اور روس ہیں جن سے لے سکتا ہے۔ نزدیک ترین جگہ رومانیہ ہے جہاں سے وہ تیل بآسانی حاصل کر سکتا ہے۔ جنگ سے قبل ایک تجارتی معاہدہ کے رو سے رومانیہ ہر ماہ ایک لاکھ تیس ہزار ٹن تیل جرمنی کو مہیا کرنے کا پابند تھا۔ جرمنی کی کوشش ہے کہ بلقان ریاستوں کی ضروریات سے جسقدر تیل بچے۔ رومانیہ وہ سب کا سب اسے مہیا کرے۔ اور ماہرین کا اندازہ ہے۔ کہ اگر رومانیہ اس پہ آمادہ ہو جائے۔ اور اتحادیوں کی روکاوٹیں بھی اس سپلائی میں کوئی مزاحمت پیدا نہ کر سکیں تو اس ذریعہ سے جرمنی کو ساٹھ لاکھ ٹن سالانہ سے زیادہ تیل مل نہیں سکتا۔ روس میں تیل کی سالانہ پیداوار تین کروڑ ٹن کے لگ بھگ ہے اور اگر وہ جرمنی کو سپلائی کرنے پر رضامند بھی ہو۔ تو بھی ساٹھ لاکھ ٹن سے زیادہ نہیں کر سکتا۔ اس صورت میں اسے اتنا تیل نہیں مل سکتا۔ جتنا سالانہ درکار ہے یعنی دو کروڑ ٹن۔

---

۲ مثلاً ۱۹۰۰ عیسوی انطاکیہ حضور کی عمر ۸ سال

۱۹۰۰ اسپانوی	سنہ ۱۸۶۲	حضور موجود تھے
۱۹۰۰ کرشن	سنہ ۱۸۷۰	"
۱۹۰۰ بروسٹہ	سنہ ۱۸۷۳	"
سنہ ۱۹۰۰ عیسوی	سنہ ۱۹۰۰	"
بکرمی سمت ۱۹۰۰	سنہ ۱۹۰۰	"

پس آپ کوئی بھی سنہ ۱۹۰۰ لے لیں ضرور اسوقت بھگوان کرشن قادیانی موجود تھے۔ اگر آپکو اس پیشگوئی کا مصداق نہ ماننا چاہئے۔ تو پھر بتایا جائے کہ اور کون ہے:۔

مہاشہ محمد عمر قادیان

نازی گورنمنٹ نے جنگ شروع کرنے سے قبل اس مشکل کا احساس کرتے ہوئے تیل کا سٹاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور اندازہ ہے کہ اس نے ۲½ تین کروڑ ٹن جمع کر لیا تھا۔ مگر اس کا یہ سٹاک بھی زیادہ سے زیادہ سال ڈیڑھ سال کے لئے کفایت کر سکتا ہے۔ اور اس کے بعد بہر حال کمی محسوس ہوگی۔ اگرچہ جنرل گورنگ کئی بار کہہ چکا ہے۔ کہ ہمارے پاس پانچ سال تک جنگ کو جاری رکھنے کے لئے تمام سامان موجود ہے۔

جنوری ۱۹۴۰ء میں رومانیہ نے صرف ۲۵ ہزار ٹن جرمنی کو مہیا کیا تھا اور اس کی وجہ یہ بیان کی تھی۔ کہ دریا ڈینیوب بوجہ برف باری جہاز رانی کے قابل نہیں۔ اور جنگی تیاریوں کی وجہ سے ریل گاڑیوں میں اتنی گنجائش نہیں۔ کہ حسب معاہدہ سپلائی کی جا سکے۔ موسم تبدیل ہونے پر یہ کمی پوری کر دی جائیگی۔ اس موقعہ پر اتحادیوں کے نمائندے فوراً رومانیہ پہنچے۔ اور نقد روپیہ پر تمام تیل خریدنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ اور یہ بھی اقرار کیا۔ کہ اگر جرمنی نے کوئی گڑبڑ کی۔ تو اتحادی پوری قوت کے ساتھ رومانیہ کی مدد کریں گے۔ مگر رومانیہ جرمنی کے ساتھ معاہدہ شکنی کے لئے تیار نہ ہوا۔ اور غالباً اسے ناراض کرنے کی جرأت نہ کر سکا۔ جہاں تک تیل کی سپلائی کا تعلق ہے۔ جرمنی کی پوزیشن کی وضاحت کے بعد اتحادیوں کی حالت کا بیان بھی دلچسپی خالی نہ ہوگا۔ جو نسبتاً زیادہ مضبوط ہے۔ مشرق قریب میں ایران اور عراق تیل کی پیداوار کے نہایت اہم مراکز ہیں۔ ایران میں ۱۰۱۹۵۳۷۱ ٹن پٹرول ہر سال پیدا ہوتا ہے۔ اور عراق میں ۹۲۲۴۹ ... ٹن۔ اور یہ دونو برطانیہ کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ ۳ ستمبر کو برطانیہ نے اعلان جنگ کیا۔ اور اس کے ایک ہفتہ ہی بعد ایران نے جرمنی سے تمام سیاسی تعلقات منقطع کر دیے اور جرمن سفیر کو پاسپورٹ دیکر واپس کر دیا۔ اسی طرح عراق کی حکومت کی طرف سے بھی بذریعہ تار ملک معظم کو یقین دلایا گیا۔ کہ وہ اپنے تمام ذرائع سے برطانیہ کی مدد کرے گی۔ پس ان دونو ملکوں سے اتحادیوں کو بہت کافی مقدار میں تیل مہیا ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ میں تیل کی سالانہ پیداوار ۱۷ کروڑ ٹن سے بھی زیادہ ہے۔ جو اس کی ضرورت سے بہت زیادہ ہے۔ اور اگر اتحادی چاہیں۔ تو وہاں سے کافی تیل لے سکتے ہیں۔ ٹرینیڈاڈ اور وینیزویلا میں بھی تیل کے کافی چشمے ہیں۔ اور برطانیہ وہاں سے بھی لے سکتا ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کو سالانہ پانچ کروڑ ٹن تیل درکار ہے۔ اور یہ مقدار نہایت آسانی سے مہیا ہو سکتی ہے۔ جرمنی کی راہ میں ایک اور دقت ہے جو اتحادیوں کو نہیں۔ بعض ممالک ایسے ہیں۔ جو گو تیل تو مہیا کر دیں گے۔ لیکن جرمنی سے نقد قیمت وصول کریں گے۔ جو وہ نہیں کر سکتا۔ مثلاً امریکہ قرض کوئی چیز کسی کو نہیں دیتا۔ اور اتحادی تو نقد ادا کرنے کے اہل ہیں۔ مگر جرمنی نہیں۔ اس کے علاوہ برطانیہ اور فرانس کی ساکھ جرمنی کی نسبت بہت زیادہ مضبوط ہے۔ ان حالات کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے۔ کہ صرف یہی ایک ایسی بات ہے جو جرمنی کی شکست کو یقینی ٹھہراتی ہے۔ تیل جنگ کو جاری رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور وہ اسے کافی مقدار میں مہیا نہیں ہو سکیگا اتحادیوں نے جو اس کی ناکہ بندی کر رکھی ہے اس سے زیادہ تر یہی غرض ہے۔ کہ وہ آسانی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۱ مئی۔ گو مسٹر چیمبرلین پر اعتماد کا ووٹ پاس ہو گیا تھا۔ مگر انہوں نے استعفیٰ دیدیا۔ جو منظور کر لیا گیا۔ اور مسٹر چرچل وزیر اعظم مقرر ہو گئے۔ مسٹر چیمبرلین نے اپنے الوداعی پیغام میں کہا ہے۔ کہ اب ایسا وقت ہے کہ حکومت میں لبرل اور لیبر اپوزیشن کا حصہ دار ہونا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے میں نے کئی سرکردہ لیڈروں سے ملاقاتیں کیں۔ مگر آخر مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا۔ ہم اپنے نئے لیڈر کے ماتحت ہر نوع کی قربانیاں کریں گے۔ ابھی نئی کیبنٹ کا اعلان نہیں ہوا۔ امید ہے کہ مسٹر چیمبرلین کو بھی کوئی نہ کوئی عہدہ دیا جائے گا۔

برلن ۱۱ مئی۔ جرمن گورنمنٹ نے اہل بلجیم کے لئے اعلان کیا ہے کہ ہم تمہارے ملک پر قبضہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ بلکہ اس میں سے گذر کر انگلستان پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں۔

لنڈن ۱۱ مئی۔ بلجیم و ہالینڈ سے برطانوی باشندوں کو نکالا جا رہا ہے۔

روم ۱۱ مئی۔ ملکہ ہالینڈ نے اٹلی کے بادشاہ سے فوجی امداد کے لئے اپیل کی ہے۔

برلن ۱۱ مئی۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی طیاروں نے ہمارے ایک کھلے شہر پر بمباری کی۔ دو درجن اشخاص ہلاک ہوئے۔ ہم بھی اس کا جواب دیں گے

لاہور ۱۱ مئی۔ احراری لیڈر عطاء اللہ صاحب بخاری پر راولپنڈی میں ایک باغیانہ تقریر کی بناء پر جو مقدمہ چل رہا تھا وہ سیشن کورٹ لاہور میں منتقل ہو چکا ہے سیشن جج نے درخواست ضمانت نامنظور کی تھی۔ مگر ہائیکورٹ نے پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ نارو کے علاقہ میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ کل رات شروع ہوئی تھی۔ جرمنوں نے بھاری توپوں سے شدید حملہ کیا۔ وہ بلجیم میں بھی بہت زور کے حملے کر رہے ہیں۔ فرانسیسی ہوائی جہاز بلجین فوجوں کی مدد کر رہے ہیں۔ کل شام تک آٹھ جرمن ہوائی جہاز گرائے گئے۔ کل ہمارے ہوائی جہازوں نے بھی کئی حملے کئے۔ مگر ان کے نتائج کا تا حال علم نہیں ہو سکا آج پھر جرمن طیاروں نے بلجیم اور ہالینڈ پر پرواز کی۔ آج صبح برسلز پر ۳۰ جرمن طیارے اڑے۔ بجے سے پرواز کی نامور پر بم جہاز اڑتے دیکھے گئے۔ جو مختلف سمتوں کو جا رہے تھے۔ بلجین توپوں نے ۰۰ جرمن بمبار جہاز نیچے گرائے جرمن سپاہی بلجیم میں ہوائی چھتریوں سے اتار جا رہے ہیں۔ آج برسلز کے پاس کئی سو جرمن اسی طرح اترے مگر قریباً سب پکڑ لئے گئے۔ بلجین ریڈیو نے لوگوں کو خبردار کیا کہ اس طرح اترنے والوں کا خاص خیال رکھیں۔ ان کے پاس اکثر لیس ٹرانسمٹر بھی ہوتے ہیں۔ اور عموماً بھیس بدل کر اترتے ہیں۔ کل ایمسٹرڈم میں بھی دو بار ہوائی حملے کے خطرہ کا اعلان ہوا۔ پہلی بار صبح پانچ بجے اور پھر اس کے اڑھائی گھنٹے بعد۔ ایک جزیرہ پر اکثر ہوائی جہاز زمین سے صرف تین سو گز کی بلندی پر اڑتے رہے۔ ہالینڈ میں ارجن ٹائن کے سفارت خانہ پر بھی جرمن طیاروں نے بم برسائے۔ سفیر نے پوپ کے نمائندہ کے دفتر میں پناہ لی۔ اس نمائندے کا گرجا گھر بھی برباد کر دیا گیا۔

دہلی ۱۲ مئی۔ پنجاب اسمبلی کے ممبر دیوان چمن لال اور بنگال اسمبلی کے مسٹر گوسوامی نے ایک بیان شائع کر کے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ اس وقت ہندوستان میں جو سیاسی الجھن درپیش ہے اسے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے دنیا کی حالت بہت خراب ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ برطانیہ کے ساتھ ہندوستان کی دوستی کو زیادہ پختہ کرنے کے لئے کوئی ٹھوس قدم اٹھایا جائے۔ اور غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ پہلے ایک پارلیمنٹری کانفرنس بلائی جائے۔ پھر صوبوں کی اسمبلیوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک کانفرنس منعقد ہو۔ اس وقت دنیا میں جو آگ بھڑک رہی ہے۔ ہندوستان چپ چاپ کھڑا رہ کر کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ انگلستان میں نئی وزارت قائم ہونے پر بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ آج وزیر اعظم نے پانچ اور وزیروں کے سمیت بادشاہ سلامت کے سامنے وفاداری کا حلف لیا۔ ان پانچ وزیروں کے نام یہ ہیں۔ (۱) مسٹر چیمبرلین (۲) مسٹر ایٹلی (۳) میجر اٹیلے (۴) مسٹر الیگزینڈر (۵) مسٹر گرین ووڈ

لنڈن ۱۲ مئی۔ برسلز میں یہ افواہیں گرم ہیں۔ کہ بلجیم کی فوجوں نے انگریزوں اور ان کے ساتھیوں کی فوجوں سے مل کر دشمن پر سخت حملہ کیا۔ اور کچھ دیر کی لڑائی کے البرٹ کے علاقہ سے جرمن فوجوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ نازی بڑی چالاکی سے ہوائی چھتریوں کے ذریعہ اپنی فوجیں اتارنے کی کوشش کر رہے ہیں برسلز کے قریب رات کو سینکڑوں جرمن سپاہی اترے۔ قریباً سب کو پکڑ لیا گیا جرمن سپاہی اپنے ساتھ ایک بت رکھتے ہیں جسے اترتے ہی زمین پر لٹا دیتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو کہ جرمن سپاہی گر کر مر گیا ہے۔ اور اس طرح خود بھاگ جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کئی جگہ جرمن سپاہی کسانوں کے بھیس میں اترے۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ بلجیم پر کئی جگہ جرمن ہوائی جہازوں نے حملے کئے اور خود بھی نقصان اٹھایا۔ کہا جاتا ہے کہ کل چالیس جرمن جہازوں کو نیچے گرا لیا گیا۔ ہالینڈ میں جرمن جاسوسوں کو بڑی سرگرمی سے پکڑا جا رہا ہے۔ ایک آدمی جو ایک جرمن جہاز کو اشارہ کر رہا تھا گولی سے اڑا دیا گیا۔ بڑی بڑی سرکاری عمارتوں پر پہرہ لگا دیا گیا ہے تاکہ دشمن انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔

برلین ۱۲ مئی۔ جرمنی نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ تمام لکسمبرگ پر اس کا قبضہ ہو چکا ہے۔ ناروے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ جرمنی کے ہوائی جہازوں نے بلجیم اور ہالینڈ اور فرانس کے شہروں پر بم برسائے فوجی لحاظ سے تو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ البتہ کئی شہری مارے گئے۔

کراچی ۱۲ مئی۔ آج ہالینڈ کا ایک ہوائی جہاز کراچی پہنچا۔ جسے تیل لینے کے بعد بٹاویہ واپس جانے کا حکم ملا۔

پشاور ۱۲ مئی۔ ضلع کوہاٹ کی منگالی چوکی پر قبائیلیوں نے حملہ کیا اور دونوں طرف سے گولیاں چلائی گئیں مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

پشاور ۱۲ مئی۔ بھنگیوں نے جو ہڑتال کر رکھی تھی وہ ختم ہو گئی ہے اور وہ کام پر واپس آ گئے ہیں۔

کلکتہ ۱۲ مئی۔ آج کلکتہ اور بمبئی کے بھونچال معلوم کرنے کے آلوں نے دو جھٹکے ریکارڈ کئے دونوں معمولی تھے

بلجیم اور ہالینڈ پر نازی حملے سے پیدا شدہ نئی صورت حالات پر حکومت امریکہ غور کر رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس بارے میں مسٹر روزویلٹ فوجی و دیگر افسروں سے تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ اخبار نیو یارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ دنیا نے ایک بار پھر دیکھ لیا ہے کہ غیر جانبدار ملکوں کا خون کس طرح بہایا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ حکومت برطانیہ نے برلین کے امریکن سفیر کی وساطت سے جرمنی کو ایک یادداشت بھیجی ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگر کسی اتحادی ملک میں شہری آبادی پر بمباری کی گئی۔ تو برطانیہ ہر مناسب اقدام اختیار کریگی

اگرچہ ترکی کے سرکاری حلقوں میں اس بیان کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ مگر سرکردہ حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ بلقانی ریاستوں پر حملہ کی صورت میں اتحادی فوجیں جزیرہ اسود پر قابض ہو جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے جملہ تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر ۵۷/S/۱۰ ملد کوڈ ورڈ "AIRMAN" نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے ۸۰۰ بالٹیاں ۔ لوہا سیاہ، روغن اور ٹُمٹیاں خریدنے کے لئے ایک روپیہ کی بنا پر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر جنرل منیجر کے دفتر میں ۱۱ جون ۱۹۴۰ء کو ۲ بجے بعد دوپہر سے قبل پہنچ جانے چاہئیں۔ ٹنڈر دوسرے دن کنٹرولر آف سٹورز کے دفتر میں گیارہ بجے قبل دوپہر کھولے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم اور دیگر متعلقہ دستاویزات کنٹرولر آف سٹورز کے دفتر میں ۱۳ مئی ۱۹۴۰ء کو اور مابعد دیکھی اور حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ٹنڈر کی قیمت فی سٹ تین کاپیاں جس میں نقشہ جات کی قیمت شامل نہیں۔ ایک روپیہ (لوکل) اور ایک روپیہ آٹھ آنہ (مفصل) ہے۔

ڈرائنگ کی کاپی دفتر ہذا سے ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے لی جا سکتی ہے

ارزاں ریل اور سڑک کے مشترکہ ٹکٹ

جو چھ ماہ کے لئے کار آمد ہیں

از یکم اپریل ۱۹۴۰ء

فیروزپور چھاؤنی سے سرینگر

	سکیم الف براستہ راولپنڈی یا جموں (توی) اور واپسی کسی ایک راستہ سے	سکیم ب براستہ جموں (توی) اور بانہال اور واپسی اسی راستہ سے
اول	۹۱/۱۱/۰ روپیہ	۷۸/۶/۰ روپیہ
دوم	۵۸/۶/۰ "	۵۱/۱۱/۰ "
درمیانہ	۲۰/۲/۰ "	۱۷/۱۱/۰ "
سوم	۱۴/۱۴/۰ "	۱۳/۱۵/۰ "

(ان کرایہ جات میں چار سو میل کا سڑک کا سفر بھی شامل ہے)

باتصویر پمفلٹ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں۔ سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے نہایت ایماندار ثابت ہوئے ہیں۔

الہام الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ کا خالص چاندی کی انگوٹھی میں کھدا ہوا اسم سے خرید فرمائیں۔ نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر آنے پر حسب منشا تیار کئے جاتے ہیں۔

سلور جوبلی میڈل جن کی سفارش جلسہ سالانہ پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی۔ ۲ر آنے فی میڈل کے حساب سے طلب کریں۔

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب

قادیان میں نہایت باموقع قطعات اراضی قابل فروخت ہیں

۲۵ اپریل ۴۰ء سے ۲۵ مئی ۴۰ء تک کے خریداروں کو خاص رعایت

احمدیہ فروٹ فارم کے طرف شمال نہایت باموقع قطعات اراضی جن کی قیمت ۳۰ فٹ کی سڑک پر عہ ۲۷ اور ۲۰ فٹ کی سڑک پر عہ ۲۵ فی مرلہ تھی۔ اب خاص ضرورت کے ماتحت پانچ روپیہ (صہ) فی مرلہ کی رعایت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ۳۰ فٹ کی سڑک پر عہ ۲۲ اور ۲۰ فٹ کی سڑک پر عہ ۲۰ مرلہ ہوگی۔ جو اصحاب اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں جلد سے جلد درخواست ارسال فرمائیں۔ اور اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں ؞

یہ رقبہ سٹیشن کے قریب اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بھی قریب ہے۔ چند ایک قطعات اراضی محلہ دار السعت میں بھی قابل فروخت ہیں۔ خریدار اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں ؞

خاکسار **چوہدری حاکم دین دوکاندار قادیان**